# دفتر افسر اعلیٰ تعلقات عامہ

## جامعہ ملیہ اسلامیہ

### پریس ریلیز

**جامعہ ملیہ اسلامیہ میں آج منعقدہ کانفرنس بعنوان: 'اکیسویں صدی میں ماحولیاتی پائے داری' میں مرکزی وزیر شری جتیندر سنگھ جی کا اظہار خیال۔ انہوں نے 'مضبوط سبز معیشت کی تیاری' پر زور دیا جب کہ مرکزی وزیر ایم ایس ایم ای شری جیتن رام مانجھی نے 'جنگل کی کٹائی' کے خلاف خبردار کیا۔**

New Delhi, April 23, 2026

مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) ارتھ سائنس، سائنس اور ٹیکنالوجی، اور وزیر اعظم کے دفتر، عملہ، عوامی شکایات اور پنشن، جوہری توانائی اور خلائی حکومت، حکومت ہند، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج دو روزہ قومی کانفرنس کے اختتامی تقریب میں 'ماحولیاتی استحکام کو یقینی بنانے کے لیے ایک مضبوط سبز معیشت کی تعمیر' پر زور دیا۔ اکیسویں صدی: سائنس، معاشرہ اور حل''، جس کا اہتمام شعبہ ماحولیاتی سائنس، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے کیا تھا۔ یہ کانفرنس، منسٹری آف ارتھ سائنس کی طرف سے اسپانسرڈ تھا جس میں ہندوستان کی تیرہ ریاستوں کے شرکا کی طرف سے این این این سیشنز میں 200 مقالے پیش کیے گئے تھے۔ اور اس کا مقصد نامور ماہرین تعلیم، محققین، پالیسی سازوں، اور صنعت کے پیشہ ورافراد کے درمیان بامعنی تعلیمی مکالمے اور تعاون کو فروغ دینا اور ماحولیاتی چیلنجوں کو دبانے کے قابل حل تلاش کرنا تھا۔ پروفیسر مظہر آصف، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ اور پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی مسجل، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے عزت مآب وزیر شری جتیندر سنگھ جی کا چانسلر، ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز (ٹی آئی ایس ایس)، ممبئی، اور سابق چیئرمین، (یو جی سی) پروگرام کے مہمان اعزازی پروفیسر ڈی پی سنگھ، ڈین فیکلٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی، پروفیسر محمد شریف، پروفیسر راجیو، سنگھ صدر شعبہ ماحولیات سائنس، جامعہ ملیہ اسلامیہ و کانفرنس کے کنویز اور کانفرنس کے کو کنویز پروفیسر سراج الدین کی موجودگی میں پر جوش استقبال کیا اور تہنیت کی۔

عزت مآب جتیندر سنگھ جی نے الیکٹرک وہیکلز (ای وی) جیسی ٹیکنالوجیز کو اپناتے ہوئے وقت کے ساتھ آگے بڑھنے کی ضرورت پر زور دیا، سبز روزگار کے لیے سبز معیشت، نئی اور قابل تجدید توانائی، بائیوٹیکنالوجی اور بائیو فیول، سمندری توانائی اور سب سے اہم جوہری توانائی پر توجہ مرکوز کی۔ انہوں نے کہا کہ ''بھارت کے پاس زمین کی سبز تبدیلی میں ایک اہم کردار بننے کی صلاحیت ہے''۔ عزت مآب وزیر ڈاکٹر سنگھ جی نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان کے پاس دنیا میں تھوریم کا سب سے بڑا ذخیرہ ہے جو حکومت کے جوہری مشن کے حصول میں بہت آگے جا سکتا ہے۔ یہ بتاتے ہوئے کہ ہندوستان دنیا کے ان چند ممالک میں شامل ہوگا جہاں

نیوکلیئر سیکٹر کو نجی اداروں کے لیے کھولا جائے گا، جناب جتیندر سنگھ نے کہا کہ انوسندھن نیشنل ریسرچ فاؤنڈیشن (اے این آر ایف) کے ریسرچ، ڈیولپمنٹ اینڈ انوویشن (آر ڈی آئی) فنڈ کے پاس کل 1 لاکھ کروڑ کا فنڈ ہے اور اس میں نوجوانوں کی بہبود اور روزگار کے لیے تحقیق اور ترقی کو رفتار دینے کی صلاحیت ہے۔

مائیکرو، سمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز کے مرکزی وزیر جناب جیتن رام مانجھی، جو سرکاری مصروفیات کی وجہ سے ذاتی طور پر اس تقریب میں شرکت نہیں کر سکے، تقریب کے دوران چلائے جانے والے ویڈیو پیغام میں ماحولیات کو درپیش سب سے بڑے چیلنج پر روشنی ڈالی جو کہ شہری کاری کی وجہ سے جنگلات کی حد سے زیادہ کٹائی اور درختوں کی کٹائی سے پیدا ہوتے ہیں، جس سے زمین پر کاربن ڈائی آکسائیڈ کا زیادہ ارتکاز ہوتا ہے اور اوزون کی تہہ کی کمی کی وجہ سے یووی شعاعیں زمین میں داخل ہوتی ہیں۔ ان کی وجہ سے جنگلات کا احاطہ کم ہوا ہے اور بارش فصلوں کی پیداوار کو متاثر کرتی ہے جس کے نتیجے میں زیادہ بیماریاں، بھوک اور افلاس کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جس کا سامنا ہم صنعت کاری کے بعد سے کر رہے ہیں جو نہ صرف انسانوں بلکہ پوری دنیا کے نباتات اور حیوانات کے لیے خطرہ ہے۔ اگر ہمارا یہی رویہ رہا تو کرہ ارض پر زندگی خطرے میں پڑ جائے گی، جناب مانجھی نے خبردار کرتے ہوئے ہر ایک پر زور دیا کہ وہ ماحول اور فطرت کو بچانے کے لیے اکٹھے ہو جائیں جسے خدا نے انسانوں کے لیے بنایا ہے۔ آبادی میں عدم توازن اور زلزلے جیسی قدرتی آفات ہمارے فطرت اور قدرتی وسائل کے اندھا دھند استعمال کے دور رس نتائج کی علامت ہیں۔

پروفیسر ڈی پی سنگھ نے قومی تعلیمی پالیسی دو ہزار بیس کے تصور کے مطابق عالمی شہریوں کی پرورش و پرداخت اور پائیدار اور ماحول دوست کیمپس تیار کرنے کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے مزید کہا کہ توجہ یونیورسٹی اور کالج کے کیمپس کو سرسبز بنانے پر مرکوز ہونی چاہیے جہاں بارش کے پانی کی ذخیرہ اندوزی، فضلہ کے انتظام، شمسی توانائی پر انحصار اور مستقبل میں نقل و حمل کے ماحول دوست ذرائع جیسے ماحول دوست ذرائع کی حوصلہ افزائی کی جائے اور روزانہ کے معمولات میں شامل کیے جائیں۔

پروفیسر رضوی، مسجل، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے سامعین کو یاد دلایا کہ وکست بھارت دو ہزار سینتالیس کا ایک اہم وژن دو ہزار ستر تک نیٹ زیرو اخراج کو حاصل کرنے کا اس کا عزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ عزت مآب وزیر اعظم جناب نریندر مودی جی کی قیادت میں حکومت نے ایک سبز بنیادی ڈھانچے کی تعمیر پر توجہ مرکوز کی ہے جس میں الیکٹرک گاڑیوں کے ماحولیات اور گاڑیوں کے ماحول کو کم کرنے کے لیے الیکٹرک گاڑیوں کے ماحول کو کم کرنا ہے۔ انحطاط اور اعلی آلودگی کی سطح کا انسداد۔ انہوں نے صحت کے بنیادی ڈھانچے کو وسعت دینے اور میڈیکل سیٹس کو بڑھانے بشمول ملک کے ہر ضلع میں ایک میڈیکل کالج کے قیام کے مقصد کے توسط سے عزت مآب شری نریندر مودی کے وژن 'ہیلتھ فار آل' کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے معزز وزیر سے درخواست کی کہ وہ جے ایم آئی کو میڈیکل کالج اور اسپتال شروع کرنے میں مدد کریں تا کہ ایک سو پانچ سالہ قدیم جامعہ ملیہ اسلامیہ

میں بہتر شعبے اور تحقیقی مراکز کی تکمیل ہو سکے۔

پروفیسر مظہر آصف، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ ری سائیکل کریں، دوبارہ استعمال کریں اور فضلہ کو کم کریں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ زمین اور اس کے قدرتی وسائل محدود اور فنا ہونے والے ہیں، اس لیے ان کا تحفظ اور درست استعمال کیا جانا چاہیے۔ ویدوں کا حوالہ دیتے ہوئے ''سروے بھونتو سکھینہ، سروسنتو نرمایا'' انہوں نے کہا کہ، ہندوستانی فلسفہ اور ثقافت کی روح کو مد نظر رکھتے ہوئے، ہم سب کو خوشی، امن، ہم آہنگی اور عالمگیر بھلائی کو فروغ دینے کا عہد کرنا چاہیے۔ انہوں نے اس بات پر اپنی گفتگو ختم کی کہ یہی ماحولیاتی استحکام کا راستہ ہے اور دھرتی ماں کے تحفظ کا راستہ ہے۔

پروفیسر راجیو سنگھ، سربراہ، شعبہ برائے ماحولیاتی سائنس، جامعہ ملیہ اسلامیہ اور کانفرنس کے کنوینز نے یوم ارض کے موقع پر اپنے استقبالیہ خطاب میں کہا کہ '' کانفرنس کا مرکزی خیال اور تھیم اس کے اظہار کے لیے منتخب کیا گیا ہے کہ سماج اور سائنس کو ہم آہنگی اور ایک دوسرے کے تکملے کے طور پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اور تحقیقی ادارے مختلف تکنیکی اجلاسوں میں متعلقہ موضوع پر غور وفکر کر رہے ہیں جس میں مختلف موضوعاتی شعبوں میں دو سو سے زیادہ تحقیقی مقالات اور پوسٹرز پیش کیے گئے۔

کانفرنس کی دیگر اہم باتوں میں ڈاکٹر جگویر سنگھ سائنس داں جی / وزارت ارض سائنسز (ایم او ای ایس) کا کلیدی خطبہ شامل تھا جس میں انہوں نے ماحولیاتی پائے داری کے حصول میں حکومت کی متعدد پالیسیوں کو اجاگر کیا۔

کانفرنس کا مقصد علم، اختراعی خیالات اور ماحولیاتی پائے داری میں بہترین طریقوں کے اشتراک اور مستقبل کی ماحولیاتی پالیسی کی تشکیل میں سرفہرست کردار ادا کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم کے طور پر کام کرنا تھا۔

**پروفیسر صائمہ سعید**

افسر اعلی، تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ